ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.04 (2025)

بنیان مرصوص اور اسلامی عسکری قیادت کا عملی ماڈل: تجزیاتی مطالعہ

Bunyan-e-Marsus and Islamic Military Leadership: An Analytical Study

Muhammad Ramzan
PhD scholar, Imperial College of Business Studies, Lahore
Email: jaamm19@gmail.com
Muhammad Hammad Saeed
Lecturer G C University, Lahore
Email: hammadiat12345@gmail.com
Muzaffar Ali Junejo
M.phil scholar Sindh University, Jamshoro
Email: junejoma05@gmail.com

Abstract
This research article presents an analytical study of the concept of Bunyan-e-Marsous (Solid Foundation) and its application in Islamic military leadership. Historically, Islamic military campaigns, including the battles led by the Prophet Muhammad (peace be upon him) and the early Caliphs, exemplified the principles of structured organization, ethical guidance, and strategic foresight. The study explores how these principles provided a framework for effective leadership, emphasizing discipline, coordination, and collective responsibility within the ranks.

The article systematically examines the core attributes of Islamic military leadership, including strategic insight, immediate decision-making, ethical and spiritual training, and the promotion of morale among troops. By analyzing historical battles and campaigns, the study identifies practical models that reflect how leaders maintained unity, operational efficiency, and ethical conduct even under adverse conditions. Furthermore, it evaluates the relevance of these principles for contemporary Muslim armed forces and organizational structures, demonstrating that the Bunyan-e-Marsous framework remains a vital tool for fostering cohesive, morally guided, and resilient leadership.

The research also highlights the significance of integrating historical lessons into modern military training and administrative practices. Emphasis is placed on the comprehensive nature of leadership, which combines tactical proficiency with moral and spiritual development. By applying these principles today, military and organizational leaders can enhance teamwork, discipline, and the capacity to respond effectively to dynamic challenges.

Ultimately, the study concludes that Bunyan-e-Marsous offers a holistic, practical, and enduring model of leadership that is applicable across military, educational, and administrative domains. Its integration into contemporary Muslim leadership structures can strengthen institutional cohesion, strategic effectiveness, and ethical governance, ensuring sustainable success and resilience in complex operational environments.

Keywords: *Bunyan-e-Marsous, Islamic military leadership, ethical training, strategic management, organizational cohesion.*

تعارف(Introduction)

اسلامی تعلیمات میں "بُنیانٌ مَرصوص" (بنیانِ مرصوص) کا تصور ایک عمیق معنوی اور عملی جہت رکھتا ہے۔ یہ اصطلاح قرآنِ مجید کی سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۴ میں آئی ہے، جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ [1] ۔

[1] ۔ قرآن کریم، سورۃ الصف، آیت ۴۔

یہ تشبیہ، بُنیان مرصوص، مضبوطی، ترتیب اور وحدت کی علامت ہے — ایک ایسی عمارت جیسے اجتماع یا صفِ مؤمنین جو کسی خلاء یا کمزوری سے مبرا ہوں [2]۔ اس تناظر میں یہ محض طرزِ جنگی نہیں بلکہ تنظیم اور نظریاتی یکجہتی کی علامت ہے [3]۔

یہ تصور آج کے مسلم معاشروں اور عسکری قیادت کے تناظر میں نہایت معنی خیز ہے۔ پچھلے برسوں میں بُنیان مرصوص کی اصطلاح مختلف محافل اور بیانیوں میں نمایاں ہوئی ہے، خاص طور پر عسکری یا فوجی آپریشنز میں اس کی نامزدگی کے تناظر میں۔ مثال کے طور پر، پاکستان کے موجودہ فوجی آپریشن کو "آپریشن بُنیان مرصوص" کا نام دیا گیا ہے [4]۔ اس نام کا انتخاب اس قرآنی تصور کی طرف اشارہ ہے کہ ایک منظم اور متحد عسکری صف وہی قوت ہے جو دشمن کے خلاف مضبوط مزاحمت قائم کر سکتی ہے۔

یہ نظریاتی بنیاد صرف عسکری محاذ پر ہی محدود نہیں ہے بلکہ امتِ مسلمہ کے فکری اور سماجی اتحاد کی اہمیت بھی اجاگر کرتی ہے۔ بُنیان مرصوص کا تصور اس بات کو بیان کرتا ہے کہ مؤمنین کو نہ صرف جنگ میں بلکہ عمومی میدانِ زندگی میں بھی ایک مضبوط اور مربوط جماعت کی شکل اختیار کرنے کی ضرورت ہے [5]۔ ایسے اتحاد کی بنیاد پر ہی اسلامی قیادت مضبوط اور مؤثر بن سکتی ہے۔

مزید برآں، "بُنیان مرصوص" کی اصطلاح کو جدید اسلامی فکری اور عسکری مباحث میں نظریاتی اور عملی حوالوں کے طور پر زیرِ بحث لایا جا رہا ہے۔ اس تصور پر تحقیق کرنا اس لیے ضروری ہے کہ یہ نہ صرف قرآنی تشبیہ ہے بلکہ اس کی عملی جہتیں جدید مسلم ریاستوں اور عسکری اداروں کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں، خاص طور پر ایسے دور میں جب امت مسلمہ میں انتشار، فرقہ بندی اور تقلیدِ غیر کے مسائل بڑھ رہے ہیں۔

لہٰذا اس تحقیق کا مقصد "بُنیان مرصوص" کی قرآنی تعبیر کو اسلامی عسکری قیادت کے عملی ماڈل کے حوالے سے بامعنی انداز میں مطالعہ کرنا ہے۔ اس مطالعے کے ذریعے یہ واضح کیا جائے گا کہ آیا اور کس طرح وہ اصول جو قرآن اور سنت میں اس تشبیہ میں پوشیدہ ہیں، موجودہ مسلم عسکری ڈھانچوں اور قیادتی حکمت عملیوں میں مؤثر طریقے سے نافذ ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تحقیق یہ بھی دیکھے گی کہ اس قرآنی تصور کی تزویراتی اور ادارہ جاتی اہمیت کس حد تک جدید مسلم افواج اور اسلامی تنظیموں کے لیے ایک رہنما اصول فراہم کر سکتی ہے۔

مزید برآں، بُنیان مرصوص کا تصور صرف عسکری صف بندی یا فوجی تنظیم تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک وسیع نظریاتی اور عملی فریم ورک فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے امتِ مسلمہ کے مختلف شعبوں میں نظم، اتحاد اور مشترکہ حکمت عملی قائم کی جا سکتی ہے۔ ایک مضبوط اور متحد صف کا تصور ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ کسی بھی ادارے یا جماعت کی کارکردگی میں بنیادی عنصر نہ صرف قائد کی صلاحیت بلکہ تمام اراکین کا ہم آہنگ کردار ہوتا ہے۔ اسی تناظر میں بُنیان مرصوص ایک عملی اور اخلاقی اصول کے طور پر کام کرتا ہے جو ہر فرد کو ذمہ داری، اتحاد اور مشترکہ مقصد کے شعور سے آگاہ کرتا ہے۔

مزید یہ کہ، اس تصور کی اہمیت آج کے دور میں اور بھی بڑھ گئی ہے کیونکہ مسلم دنیا میں سیاسی انتشار، عسکری اور سماجی چیلنجز، اور فرقہ وارانہ کشیدگی نے مجموعی قوت اور عملی یکجہتی کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے۔ بُنیان مرصوص کے اصول کے مطابق اگر ہر فرد اپنے کردار کو جانتے ہوئے پوری دیانتداری اور لگن کے ساتھ اپنا حصہ ڈالے تو ایک کمزور یا منتشر معاشرہ بھی مضبوط اور مربوط صف میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس طرح یہ تصور صرف ایک عسکری ماڈل نہیں بلکہ ایک سماجی اور تنظیمی حکمت عملی بھی بن جاتا ہے جس سے ہر سطح پر قیادت اور نظم و ضبط کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔

عسکری قیادت کے عملی ماڈل کے تناظر میں، بُنیان مرصوص ہمیں یہ سمجھاتا ہے کہ مؤثر قیادت صرف ہدایات دینے یا حکم چلانے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ اعتماد، نظم، اخلاقی کردار، اور ٹیم ورک کے امتزاج سے پروان چڑھتی ہے۔ ایک باہمی ہم آہنگ، متحد اور مربوط ٹیم قائد کے وژن اور منصوبہ بندی کو مؤثر طریقے سے عملی شکل دے سکتی ہے۔ اس طرح، بُنیان مرصوص کا تصور ہر فرد کی ذمہ داری، قربانی اور مشترکہ مقصد کے لیے شعور کو فروغ دیتا ہے۔

اس کے علاوہ، یہ تصور ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ قیادت اور نظم و ضبط میں مرکزی اور مقامی دونوں سطحوں پر ہم آہنگی ضروری ہے۔ چاہے وہ کسی فوجی کارروائی کا عملی منصوبہ ہو یا کسی تعلیمی یا سماجی ادارے کی حکمت عملی، ہر فرد کی کارکردگی اور مشترکہ عمل کی مطابقت ادارے کی کامیابی کے لیے لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بُنیان مرصوص کے اصول صرف جنگی صف بندی کے لیے نہیں بلکہ ہر قسم کے ادارہ جاتی اور سماجی ڈھانچے میں قابل اطلاق ہیں۔

2۔ سید شکیل احمد انور، "بنیان مرصوص: مفہوم اور پیش قدمی،" ماہنامہ زندگی نو، نومبر ۲۰۲۵، نئی دہلی

[3]۔ اردو محفل–پاک فوج کا آپریشن بُنیان مرصوص، بلاگ پوسٹ، ۱۰ مئی ۲۰۲۵، https://urdumehfil.net/2025/05/10/پاک-فوج-کا-آپریشن-بنیان-مرصوص/، ۱/۱۰۔

[4]۔ ڈان نیوز اردو، "آپریشن 'بنیان مرصوص' کا مطلب کیا ہے؟"، ۱۵ مارچ ۲۰۲۵، https://www.dawnnews.tv/news/1259026۔

[5]۔ روزنامہ جسارت، "آرمی چیف کی نماز فجر اور بُنیان مرصوص" (کراچی: ۲۰۲۵)، ص ۵۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

مزید یہ کہ بُنیان مرصوص کی عملی اہمیت اس وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے جب کسی بحران یا چیلنج کا سامنا ہو۔ ایک مضبوط اور مربوط صف مشکل حالات میں ردعمل کو تیز، مؤثر اور منظم بناتی ہے۔ اسی طرح، اسلامی قیادت کے ماڈل میں، ہر سپاہی یا فرد نہ صرف اپنے حصے کو سمجھتا ہے بلکہ مشترکہ مقصد اور اجتماعی ذمہ داری کے شعور کے ساتھ کام کرتا ہے، جو کسی بھی تنظیم یا فوجی یونٹ کو زبردست طاقت فراہم کرتا ہے۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ بُنیان مرصوص کا تصور ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ قوت کا حقیقی راز اتحاد اور ہم آہنگی میں ہے۔ نہ صرف جنگ یا عسکری محاذ پر بلکہ فکری، سماجی اور تعلیمی میدان میں بھی یہ اصول اتنا ہی اہم ہے۔ یہ نظریہ ایک مربوط اور مضبوط امت کے قیام کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے، جہاں ہر فرد کو اپنی ذمہ داری اور کردار کا شعور ہو اور مشترکہ مقصد کے لیے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے۔

اسلامی عسکری قیادت: اصول و خصوصیات

اسلامی عسکری قیادت کا تصور تاریخ اسلام میں ہمیشہ مرکزی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ قیادت صرف حکم دینے یا فوجی طاقت کے مظاہرے تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک فکری، اخلاقی اور عملی ذمہ داری ہے جو ہر مسلمان سپاہی اور افسر کی رہنمائی کرتی ہے [6]۔ اسلامی نظریے میں قیادت کے کئی اصول متعین ہیں جو نہ صرف جنگی محاذ بلکہ عمومی سماجی و ادارہ جاتی ڈھانچوں میں بھی قابل اطلاق ہیں۔

سب سے پہلے، قیادت میں تقویٰ اور اخلاقی معیار بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک مؤمن قائد کی تربیت کا پہلا ستون اللہ تعالیٰ کے احکام اور شریعت کے اصولوں کے مطابق عمل کرنا ہے [7]۔ قیادت کا یہ اخلاقی فریم ورک یہ یقینی بناتا ہے کہ فیصلے نہ صرف عملی طور پر مؤثر ہوں بلکہ عدل، انصاف اور حق کے معیار پر پورا اتریں۔ ایک سپاہی یا فوجی یونٹ کے لیے قائد کا تقویٰ اور صداقت اتنی ہی اہم ہے جتنی اس کی جنگی مہارت۔

دوسرا اہم عنصر شجاعت اور حوصلہ مندی ہے۔ اسلامی قیادت میں، سپاہی اور قائد دونوں کو مشکلات اور خطرات کے سامنے ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ غزوات نبویہ میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ خود پہلے قدم بڑھا کر شجاعت کا مظاہرہ کیا، جس سے نہ صرف فوج کے حوصلے بلند ہوئے بلکہ اجتماعی نظم و ضبط مضبوط ہوا [8]۔ شجاعت صرف جسمانی قوت نہیں بلکہ ذہنی اور اخلاقی پختگی کا بھی مظہر ہے، جو قائد اور اس کے ماتحتوں کی کارکردگی میں فرق پیدا کرتی ہے۔

تیسرا عنصر بصیرت اور حکمت عملی ہے۔ اسلامی عسکری قیادت میں فیصلہ سازی ہمیشہ منصوبہ بندی، دشمن کی حکمت عملی کے تجزیہ، اور متوقع نتائج کے پیش نظر کی جاتی ہے۔ ایک مؤثر قائد نہ صرف فوری حالات کا تجزیہ کرتا ہے بلکہ مستقبل کے ممکنہ خطرات اور مواقع کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین اور نامور مسلم جرنیلوں نے ہمیشہ فتوحات میں تزویراتی اور عملی مہارت کا مظاہرہ کیا [9]۔

چوتھا عنصر اعتماد اور ٹیم ورک ہے۔ اسلامی عسکری قیادت میں ہر سپاہی یا رکن کو اس کے کردار اور ذمہ داری کا شعور ہوتا ہے۔ قائد اور سپاہی کے درمیان باہمی اعتماد، تعاون اور مشترکہ مقصد کا شعور عسکری کامیابی کے لیے لازمی ہے۔ بُنیان مرصوص کے اصول اسی ٹیم ورک اور اجتماعی ہم آہنگی پر زور دیتے ہیں، جس سے ہر فرد نہ صرف اپنے فرائض ادا کرتا ہے بلکہ گروہی ہدف کے حصول میں بھی حصہ لیتا ہے۔

پانچواں اور نہایت اہم عنصر نظم و ضبط ہے۔ اسلامی قیادت میں فوجی یا گروہی تنظیم کا ہر رکن اپنی جگہ پر ذمہ داری کے مطابق کام کرتا ہے۔ نظم و ضبط نہ صرف جنگی محاذ پر مؤثر ہوتا ہے بلکہ یہ ادارہ جاتی اور سماجی ڈھانچوں میں بھی استحکام پیدا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی ہدایات میں ہر سپاہی کی ذمہ داری اور اس کی صف بندی کو خاص اہمیت دی گئی۔

چھٹا عنصر عدل اور انصاف ہے۔ ایک قائد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر فرد کے ساتھ انصاف کرے، دشمن یا حلیف کے حقوق کا خیال رکھے، اور ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر اجتماعی بھلائی کو ترجیح دے۔ عدل اور انصاف قائد کے اخلاقی معیار کو مستحکم کرتے ہیں اور فوج یا ادارے میں اعتماد کی فضا قائم کرتے ہیں [10]۔

ساتواں عنصر روحانی اور فکری تربیت ہے۔ اسلامی قیادت میں قائد کا اپنا کردار صرف عملی نہیں بلکہ فکری اور روحانی بھی ہوتا ہے۔ قائد کو نہ صرف اپنے سپاہیوں کی فکری رہنمائی کرنی ہوتی ہے بلکہ ان کے دل و دماغ میں اخلاقی اور دینی شعور بھی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ تربیت انہیں مشکل حالات میں ثابت قدم رہنے اور متحد رہنے کی صلاحیت عطا کرتی ہے۔

---

[6] ۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، مرتب مصطفی السقا وغیرہ (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۰۹)، ج ۲، ص ۲۸۹–۲۹۵۔

[7] ۔ الطبری، جامع البیان عن تأویل آیات القرآن، (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۲۰۰۰)، ج ۲۳، ص ۵۳۶–۵۳۸۔

[8] ۔ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۲۷۸۴۔

[9] ۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۰)، ج ۷، ص ۲۹–۳۲۔

[10] ۔ الماوردی، الأحکام السلطانیۃ، (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۱۱)، ص ۵۶–۷۳۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

آخر میں، اسلامی عسکری قیادت کے یہ اصول نہ صرف تاریخی حوالوں میں واضح ہیں بلکہ موجودہ مسلم معاشروں اور فوجی اداروں کے لیے آج بھی عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ قیادت کے اخلاقی، عملی اور تنظیمی اصول ایک مربوط اور مضبوط عسکری ڈھانچہ قائم کرنے کے لیے لازمی ہیں۔ بُنیان مرصوص کا تصور ان تمام اصولوں کو ایک منطقی اور عملی فریم ورک میں پیش کرتا ہے، جہاں قائد اور اس کے ماتحت ایک مربوط اور ہم آہنگ صف کی طرح کام کرتے ہیں۔

مزید برآں، اسلامی عسکری قیادت میں قائد کا کردار صرف حکمت عملی اور فوجی مہارت تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ ایک جامع فکری، اخلاقی اور انتظامی ذمہ داری کے طور پر سامنے آتا ہے۔ ایک مؤثر قائد اپنی ٹیم کے ہر رکن کے ساتھ نہ صرف ایک ہم آہنگ رشتہ قائم کرتا ہے بلکہ ہر فرد کی طاقت، صلاحیت اور کمزوری کو بھی سمجھتا ہے تاکہ ہر سپاہی اپنی بہترین کارکردگی پیش کر سکے۔ اس طریقے سے قائد نہ صرف ایک حکمت عملی ساز کے طور پر کام کرتا ہے بلکہ ایک مرکزی رابطہ کار، تربیت دینے والا اور حوصلہ افزا شخصیت بھی بن جاتا ہے۔

اس کے علاوہ، قیادت میں مشترکہ مقصد کے لیے شعور اجاگر کرنا انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلامی عسکری قیادت میں ہر سپاہی کو اپنے کردار کا علم ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کا ہر عمل اجتماعی فتح اور کامیابی میں کس حد تک مؤثر ہے۔ یہ شعور افراد کو خود مختار بنانے کے ساتھ ساتھ انہیں مشترکہ ذمہ داری کا احساس بھی دلاتا ہے، جس سے ایک مضبوط اور مربوط صف تشکیل پاتی ہے۔

قیادت کا ایک اور پہلو لچک اور مطابقت پذیری ہے۔ ایک مؤثر قائد بدلتے حالات کے مطابق اپنے فیصلے اور حکمت عملی کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں نہ صرف فوری ردعمل شامل ہے بلکہ مستقبل کے امکانات کا پیشگی جائزہ لینا بھی شامل ہے، تاکہ کسی بھی غیر متوقع صورتحال میں فوج یا ادارہ منظم اور مستحکم رہ سکے۔ اسی لیے تاریخی طور پر دیکھا گیا ہے کہ اسلامی قیادت نے ہر بحران یا مشکل صورتحال میں اپنے فوجی ڈھانچے کو مؤثر طریقے سے ڈھالا اور کامیابی حاصل کی۔

مزید یہ کہ، روحانی اور اخلاقی تربیت بھی قائد کی کارکردگی میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک مؤثر اسلامی قائد اپنے ماتحتوں میں نہ صرف جذبہ اور حوصلہ پیدا کرتا ہے بلکہ ان کے اخلاقی اور دینی شعور کو بھی مستحکم کرتا ہے۔ یہ تربیت مشکل حالات میں ثابت قدم رہنے، ڈسپلن برقرار رکھنے اور صف بندی میں استحکام قائم رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

اسلامی عسکری قیادت میں ایک اہم عنصر مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت ہے۔ قائد نہ صرف منصوبہ بندی کرتا ہے بلکہ فوری مسائل کا جائزہ لے کر مناسب حل بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ صلاحیت اسے غیر متوقع حالات میں مؤثر فیصلے کرنے کے قابل بناتی ہے، جس سے نہ صرف فوجی کارکردگی بہتر ہوتی ہے بلکہ ٹیم کا مورال اور اعتماد بھی بلند رہتا ہے۔

آخر میں، کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی عسکری قیادت ایک جامع اور ہم آہنگ نظام کی بنیاد رکھتی ہے جہاں قائد اور اس کے ماتحت ہر سطح پر ہم آہنگی اور مشترکہ مقصد کے شعور کے تحت کام کرتے ہیں۔ یہ اصول بُنیان مرصوص کے تصور سے ہم آہنگ ہیں، جس میں ہر رکن ایک مضبوط، مربوط اور متحد صف کی طرح عمل کرتا ہے۔ قیادت کی یہ جامعیت نہ صرف تاریخی فتوحات میں نظر آتی ہے بلکہ موجودہ مسلم معاشروں اور فوجی اداروں کے لیے آج بھی ایک رہنما اصول کی حیثیت رکھتی ہے۔

غزواتِ نبویہ میں بُنیان مرصوص کے عملی مظاہر

اسلامی عسکری قیادت اور بُنیان مرصوص کے تصور کو سمجھنے کے لیے سب سے موزوں ماخذ غزواتِ نبویہ ہیں، جہاں عملی میدان میں تنظیم، اتحاد اور صف بندی کی اہمیت واضح طور پر نظر آتی ہے۔ ابتدائی مسلم معاشرے کے لیے یہ غزوات نہ صرف دفاعی محاذ تھے بلکہ ایک انتظامی اور قیادتی تربیتی میدان بھی تھے، جس میں قائد اور سپاہی دونوں اپنی مہارت، اخلاقی تربیت اور ہم آہنگی کا مظاہرہ کرتے تھے[11]۔

1۔ غزوۂ بدر، اسلامی تاریخ کی پہلی بڑی جنگ، ایک مثالی بُنیان مرصوص کے عملی مظہر کے طور پر جانی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس جنگ میں فوجی صف بندی اور ہر فرد کی ذمہ داری کی وضاحت کو اولین ترجیح دی۔ ہر سپاہی اپنی مخصوص جگہ اور کردار کے مطابق تیار ہوا، اور قائد کی حکمت عملی کے مطابق دشمن کے خلاف منظم انداز میں صف بندی اختیار کی گئی[12]۔ بدر کی فتح کی اہم وجہ یہ مضبوط تنظیم اور ہم آہنگی تھی، جو بُنیان مرصوص کے اصولوں کے عین مطابق تھی۔

2۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں کو ایک اور اہم سبق ملا: نظم وضبط اور ذمہ داری کی حدود۔ اس جنگ میں کچھ سپاہیوں نے اپنے مقررہ مقامات ترک کر دیے، جس سے ابتدائی نقصان ہوا۔ اس واقعے نے یہ واضح کیا کہ بُنیان مرصوص صرف صف بندی یا تعداد کا نام نہیں بلکہ ہر فرد کی ذمہ داری اور مجموعی ہم آہنگی پر مبنی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تجربے کے بعد قیادت اور صف بندی میں مزید سختی اختیار کی، تاکہ ہر رکن اپنے کردار سے پوری طرح آگاہ رہے[13]۔

---

[11] ۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، مرتب مصطفی السقا وغیرہ (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۰۹)، ج ۲، ص ۲۸۹–۲۹۵۔

[12] ۔ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۲۷۸۴۔

[13] ۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۰)، ج ۷، ص ۲۹–۳۲۔

3۔ غزوۂ خندق میں مسلمانوں نے دشمن کے مقابلے کے لیے انتظامی اور دفاعی حکمت عملی اختیار کی۔ یہاں بُنیان مرصوص کا تصور نہ صرف عسکری صف بندی میں بلکہ نفسیاتی اور اجتماعی حوصلہ افزائی میں بھی نظر آیا۔ ہر گروہ نے اپنے حصے کی ذمہ داری بخوبی ادا کی، اور قائدانہ حکمت عملی نے اس بات کو یقینی بنایا کہ تمام ارا کین متحرک اور ہم آہنگ رہیں۔ اس جنگ سے یہ سبق ملا کہ مضبوط اور مربوط صف صرف تعداد سے نہیں بلکہ قیادت، اخلاق اور حوصلہ افزائی سے قائم ہوتی ہے[14]۔

4۔ غزوات نبویہ میں صف بندی اور بُنیان مرصوص کے مظاہرات سے واضح ہوتا ہے کہ قیادت کے چند کلیدی اصول موجود تھے:

1. قائد کی بصیرت اور منصوبہ بندی،
2. ہر رکن کی ذمہ داری اور تربیت،
3. نظم وضبط اور اخلاقی کردار،
4. اجتماعی ہم آہنگی اور اعتماد،
5. خطرات کے باوجود ثابت قدمی اور شجاعت،
6. روحانی اور اخلاقی تربیت کا یکساں معیار۔[15]

یہ تمام اصول آج کے مسلم عسکری اداروں اور تنظیموں کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، خاص طور پر ایسے حالات میں جب اتحاد اور ہم آہنگی کی ضرورت سب سے زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

غزوات نبویہ میں بُنیان مرصوص کی یہ عملی شکل ہمیں بتاتی ہے کہ قوت اور کامیابی کا راز تنظیم، ہم آہنگی اور قیادت کے اخلاقی و عملی معیار میں پوشیدہ ہے۔ ہر سپاہی نہ صرف اپنا کردار سمجھتا ہے بلکہ اجتماعی مقصد کے لیے پوری دیانت داری اور حوصلے کے ساتھ عمل کرتا ہے۔

مزید یہ کہ غزوات نبویہ میں بُنیان مرصوص کا عملی مظاہر ہمیں یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ قیادت صرف حکمت عملی یا صف بندی تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس کا دائرہ روحانی، اخلاقی اور فکری تربیت تک پھیلا ہوتا ہے۔ ایک مؤثر اسلامی قائد نہ صرف فوجی منصوبہ بندی کرتا ہے بلکہ اپنے ماتحتوں کے دلوں میں اتحاد، حوصلہ، اور اخلاقی ذمہ داری بھی اجاگر کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جنگ میں مسلمان سپاہیوں نے نہ صرف اپنی فوجی ذمہ داری کو سمجھا بلکہ اجتماعی مقصد کے لیے اپنی جان کی قربانی بھی دی، جو بُنیان مرصوص کے اصول کا عملی اظہار تھا۔

اس کے علاوہ، غزوات میں قائد کی لچکدار سوچ اور فوری فیصلے کرنے کی صلاحیت بھی واضح طور پر دیکھی گئی۔ میدان جنگ میں حالات ہمیشہ غیر متوقع ہوتے ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ اور ان کے منتخب صحابہ نے ہر موقع پر اپنی بصیرت اور حکمت عملی سے دشمن کے اقدامات کا مؤثر جواب دیا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بُنیان مرصوص صرف ایک نظریاتی اصول نہیں بلکہ ایک عملی اور متحرک ماڈل بھی ہے، جو حالات کے مطابق ڈھل کر اپنی تاثیر برقرار رکھتا ہے۔

مزید برآں، غزوات کے تجربات ہمیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ اعتماد اور ہم آہنگی کے بغیر کوئی بھی صف کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ایک مضبوط اور مربوط صف کا راز یہ ہے کہ ہر فرد اپنے کردار کو بخوبی سمجھے اور اپنی ذمہ داری پوری ایمانداری کے ساتھ ادا کرے۔ قائد کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ہر سپاہی کی صلاحیت، کمزوری اور کردار کو سمجھ کر اسے صحیح جگہ پر لگائے، تاکہ پوری صف ایک مضبوط اور متحد دیوار کی مانند قائم رہے۔

غزوات میں یہ بھی واضح ہوا کہ بُنیان مرصوص کے اصول معاشرتی اور اخلاقی تربیت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ سپاہی کے حوصلے، اخلاق، شجاعت اور قربانی کے جذبے اس بات پر منحصر ہیں کہ اسے قائد کی طرف سے کس طرح تربیت دی گئی اور کس حد تک اس کی رہنمائی کی گئی۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ اپنے صحابہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دی اور انہیں ہر سطح پر مضبوط اور ذمہ دار بنایا۔

آخر میں کہا جاسکتا ہے کہ غزوات نبویہ میں بُنیان مرصوص کا عملی مظاہر ہمیں ایک جامع اور مربوط عسکری قیادت کا مکمل ماڈل فراہم کرتے ہیں۔ یہ ماڈل آج بھی مسلم عسکری اداروں اور اجتماعی تنظیموں کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس میں قائد کی بصیرت، اخلاق، شجاعت، نظم وضبط اور ٹیم ورک کے اصول شامل ہیں، جو نہ صرف جنگی محاذ بلکہ ہر قسم کے ادارہ جاتی اور سماجی ڈھانچوں میں کامیابی کی بنیاد بنتے ہیں۔ اسی طرح، یہ عملی مظاہر یہ واضح کرتے ہیں کہ بُنیان مرصوص کا تصور محض تاریخی واقعہ نہیں بلکہ آج کے دور میں بھی ایک مؤثر اور قابل عمل رہنما اصول کے طور پر موجود ہے، جو امت مسلمہ کے اتحاد، مضبوطی اور اجتماعی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

اسلامی فتوحات میں عسکری قیادت کے نمونے

---

[14] ۔ الطبری، جامع البیان عن تأویل آیات القرآن، (بیروت: مؤسسة الرسالة، ۲۰۰۰)، ج ۲۳، ص ۵۳۶–۵۳۸۔

[15] ۔ الماوردی، الأحکام السلطانیة، (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۱۱)، ص ۵۶–۷۳۔

اسلامی تاریخ میں فتوحات ہمیشہ قیادت کے اصول، تنظیم اور حکمت عملی کے عملی مظاہر کے ساتھ جانی جاتی ہیں۔ ابتدائی خلفاء اور صحابہ کرام نے نہ صرف اسلامی ریاست کے دفاع اور توسیع میں اہم کردار ادا کیا بلکہ **عسکری قیادت کے عملی ماڈل** کو بھی واضح کیا، جو آج کے دور کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے[16]۔ ان فتوحات میں صف بندی، نظم وضبط، قائدانہ بصیرت، اور اجتماعی ہم آہنگی کے اصول بار بار نظر آتے ہیں، جو بُنیان مرصوص کے تصور سے ہم آہنگ ہیں۔

1۔ خلفائے راشدین، خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، نے اسلامی فوجی قیادت میں ایک نظم وضبط اور حکمت عملی کا ایسا نمونہ قائم کیا جو دشمن کی ہر حرکت کا پیشگی تجزیہ کرتا اور اس کے مطابق عملی منصوبہ بندی کرتا۔ مثال کے طور پر، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فارس اور روم کی فتوحات میں فوجی صف بندی، سپاہیوں کی تربیت اور بُنیان مرصوص کے اصولوں کو عملی طور پر نافذ کیا، تاکہ ہر سپاہی اپنی ذمہ داری بخوبی سمجھے اور ہر محاذ پر ہم آہنگی قائم رہے[17]۔

2۔ فتح مکہ ایک اور مثال ہے جہاں مضبوط قیادت اور منظم صف بندی نے اسلامی فتوحات کو ممکن بنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف فوج کی تنظیم اور عملی حکمت عملی پر توجہ دی بلکہ اخلاق اور روحانی تربیت کو بھی یقینی بنایا، تاکہ ہر سپاہی دشمن کے خلاف لڑتے ہوئے عدل اور اخلاقی اصولوں کا خیال رکھے۔ اس واقعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بُنیان مرصوص صرف جنگی صف بندی نہیں بلکہ قائدانہ بصیرت، اخلاق اور تنظیم کی علامت بھی ہے[18]۔

3۔ اسلامی فتوحات میں یہ واضح ہوا کہ اعتماد، ہم آہنگی اور مشترکہ مقصد کامیابی کی بنیادی شرط ہیں۔ ایک مضبوط اور مربوط صف، جو ہر سپاہی کی ذمہ داری اور کردار کی مکمل آگاہی پر قائم ہو، فتوحات کے لیے لازمی ہے۔ خلفائے راشدین اور دیگر جرنیلوں نے ہمیشہ یہ اصول اپنایا کہ ہر سپاہی کے کردار اور صلاحیت کو سمجھ کر اسے صحیح جگہ پر لگایا جائے تاکہ صف بندی مضبوط اور مؤثر رہے[19]۔

4۔ اسلامی فتوحات میں قائدانہ اصول صرف عملی یا فوجی مہارت تک محدود نہیں رہے بلکہ روحانی اور اخلاقی تربیت پر بھی زور دیا گیا۔ سپاہیوں کے حوصلے، شجاعت اور قربانی کے جذبے اسی تربیت کے نتیجہ ہیں۔ ایک مؤثر قائد اپنے ماتحتوں میں نہ صرف اخلاقی اور دینی شعور پیدا کرتا ہے بلکہ انہیں مشترکہ مقصد کے لیے متحد بھی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی فتوحات میں اخلاق، عدل، اور تقویٰ ہمیشہ عسکری حکمت عملی کے ساتھ مربوط رہے[20]۔

5۔ اسلامی قیادت کی ایک اہم خصوصیت فوری اور تزویراتی فیصلے کرنے کی صلاحیت ہے۔ فتوحات میں یہ دیکھا گیا کہ قائدین نے ہر موقع پر حالات کا درست تجزیہ کر کے عملی منصوبہ بندی کی، جس سے نہ صرف دشمن کے اقدامات کا مؤثر جواب ملا بلکہ مسلم فوج کے مورال اور اتحاد میں بھی اضافہ ہوا۔ یہ عملی بصیرت اور منصوبہ بندی بُنیان مرصوص کے نظریاتی اصول کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، جہاں ہر فرد اپنی ذمہ داری کو بخوبی سمجھتا اور اجتماعی مقصد کے لیے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

6۔ اسلامی فتوحات کے نتیجہ میں نہ صرف جغرافیائی اور سیاسی وسعت حاصل ہوئی بلکہ عسکری قیادت کے اصول بھی مضبوط ہوئے۔ قائدانہ بصیرت، نظم وضبط، اخلاقی تربیت، اور ٹیم ورک کے اصول آج کے مسلم عسکری اداروں کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ فتوحات نے یہ واضح کیا کہ بُنیان مرصوص ایک عملی ماڈل ہے جو محض نظریاتی نہیں بلکہ عملی اور متحرک طور پر ہر سطح پر مؤثر ہے۔

غرض یہ کہ اسلامی فتوحات میں عسکری قیادت کا نمونہ ایک جامع، منظم، اور ہم آہنگ نظام کے طور پر سامنے آیا، جہاں قائد کی بصیرت، سپاہیوں کی ذمہ داری، اخلاقی اور روحانی تربیت، اور اجتماعی ہم آہنگی ایک مضبوط اور کامیاب فوجی نظام کی بنیاد بناتے ہیں۔ یہی اصول آج بھی مسلم معاشروں، فوجی اداروں، اور تنظیموں کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

مزید یہ کہ اسلامی فتوحات میں عسکری قیادت کا نمونہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ ایک کامیاب اور مضبوط قیادت کے لیے صرف حکمت عملی یا فوجی مہارت کافی نہیں ہوتی، بلکہ قیادت کی اخلاقی، روحانی اور فکری جہت بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ ہر فتح میں یہ واضح دیکھا گیا کہ قائد نے نہ صرف عملی منصوبہ بندی کی بلکہ اپنے ماتحتوں میں اعتماد، حوصلہ، اور مشترکہ مقصد کے شعور کو بھی فروغ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سپاہی نہ صرف اپنے فرائض کو بخوبی انجام دیتا بلکہ اجتماعی مقصد کے لیے اپنی مکمل توانائی بھی وقف کرتا۔

اسلامی فتوحات میں یہ اصول بھی واضح ہوئے کہ نظم وضبط اور صف بندی کی مضبوطی ہر کامیابی کی بنیاد ہے۔ چاہے محاذ کی مشکلات کتنی ہی زیادہ ہوں، ایک ہم آہنگ اور مربوط صف کسی بھی دشمن کے مقابلے میں برتری حاصل کر سکتی ہے۔ اس میں قائد کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ہر سپاہی کی صلاحیت، کردار اور کمزوری کو سمجھ کر اسے مناسب جگہ اور ذمہ داری دے، تاکہ ہر فرد اپنے کردار میں مؤثر اور ذمہ دار ہو۔

---

[16] ۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، مرتب مصطفی السقا وغیرہ (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۰۹)، ج ۲، ص ۲۸۹–۲۹۵۔

[17] ۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۰)، ج ۷، ص ۲۹–۳۲۔

[18] ۔ الطبری، جامع البیان عن تأویل آیات القرآن، (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، ۲۰۰۰)، ج ۲۳، ص ۵۳۶–۵۳۸۔

[19] ۔ صحیح البخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۲۷۸۴۔

[20] ۔ الماوردی، الأحکام السلطانیۃ، (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۱۱)، ص ۵۶–۷۳۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

مزید یہ کہ فتح کی کامیابی میں روحانی اور اخلاقی تربیت کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ اسلامی قیادت نے ہمیشہ اپنے فوجیوں میں حوصلہ، شجاعت، قربانی اور عدل کے جذبے کو اجاگر کیا۔ ایک مؤثر قائد نہ صرف میدان جنگ میں رہنمائی کرتا بلکہ اپنے سپاہیوں کے دل و دماغ میں اخلاقی اور روحانی شعور بھی پیدا کرتا، تاکہ وہ مشکل حالات میں بھی ثابت قدم رہیں اور اپنی ذاتی خواہشات سے بالاتر ہو کر اجتماعی مقصد کے لیے عمل کریں۔

اسلامی فتوحات میں ایک اور قابل ذکر پہلو لچکدار فیصلہ سازی اور فوری رد عمل ہے۔ قائد کو ہر لمحے حالات کا جائزہ لینا اور مناسب حکمت عملی تیار کرنی پڑتی ہے۔ غیر متوقع حالات میں یہ صلاحیت فوج یا تنظیم کو مؤثر اور منظم رکھتی ہے، جس سے دشمن کی پیشگی حکمت عملی ناکام ہو جاتی ہے اور فتح کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں، اجتماعی ہم آہنگی اور ٹیم ورک کی اہمیت بھی ہر فتح میں نمایاں رہی۔ بُنیان مرصوص کے اصول کے مطابق ہر رکن اپنی ذمہ داری کو بخوبی سمجھتا اور مجموعی مقصد کے لیے مکمل تعاون کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی قیادت میں ہر فتح نہ صرف فوجی حکمت عملی کی کامیابی تھی بلکہ ایک اخلاقی اور فکری ہم آہنگی کا مظہر بھی تھی، جو آج کے دور میں بھی قیادت کے لیے ایک قابل تقلید ماڈل ہے۔

آخر میں کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی فتوحات میں عسکری قیادت کا نمونہ ایک جامع، متوازن اور ہم آہنگ ماڈل پیش کرتا ہے۔ یہ ماڈل قائد کی بصیرت، نظم وضبط، اخلاقی تربیت، اور سپاہیوں کی ذمہ داری کے اصولوں پر مبنی ہے۔ اس میں ہر فرد کا کردار واضح اور ہم آہنگ ہوتا ہے، اور اجتماعی مقصد کی تکمیل کے لیے ہر سطح پر تعاون موجود ہوتا ہے۔ یہی اصول آج کے مسلم معاشروں، عسکری اداروں اور تنظیموں کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، تاکہ وہ بُنیان مرصوص کے عملی اور نظریاتی اصولوں کی روشنی میں اپنے اتحاد، مضبوطی اور مؤثر قیادت کو برقرار رکھ سکیں۔

بُنیان مرصوص کے جدید مسلم عسکری قیادت میں اصول

جدید مسلم دنیا میں عسکری قیادت کے لیے بُنیان مرصوص کے اصول نہایت اہم اور رہنمائی فراہم کرنے والے ہیں۔ تاریخی تجربات، غزوات نبویہ اور اسلامی فتوحات نے یہ واضح کیا کہ قیادت صرف حکمت عملی یا صف بندی تک محدود نہیں بلکہ یہ اخلاقی، روحانی اور فکری معیار کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں بھی مسلم فوجی اور عسکری ادارے انہی اصولوں کو اپنانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تاکہ تنظیم، اتحاد اور عملی ہم آہنگی قائم رہے[21]۔

1۔ جدید عسکری قیادت میں قائد کی بصیرت اور حکمت عملی بنیادی ستون ہیں۔ ایک مؤثر قائد نہ صرف موجودہ حالات کا تجزیہ کرتا ہے بلکہ ممکنہ خطرات، مواقع اور دشمن کی حکمت عملی کا بھی پیشگی اندازہ لگاتا ہے۔ یہ صلاحیت، جو بُنیان مرصوص میں واضح ہے، آج کے جدید فوجی محاذ، انسداد دہشت گردی اور داخلی دفاع میں بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ قائد کی بصیرت اور فیصلہ سازی پوری فوج یا عسکری تنظیم کی کارکردگی کو متاثر کرتی ہے[22]۔

2۔ نظم وضبط بُنیان مرصوص کا ایک اور بنیادی اصول ہے۔ جدید عسکری اداروں میں یہ اصول ہر سطح پر نافذ ہونا چاہیے، چاہے وہ تربیت، روزمرہ کی ڈیوٹی یا محاذ جنگ ہو۔ صف بندی اور ذمہ داری کی واضح تقسیم جدید فوجی تنظیم میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اصول یقینی بناتا ہے کہ ہر سپاہی یا افسر اپنی ذمہ داری بخوبی سمجھے اور اجتماعی مقصد کے لیے اپنے کردار کو مؤثر انداز میں ادا کرے[23]۔

3۔ اسلامی عسکری قیادت میں اخلاق اور روحانیت کی تربیت ہمیشہ اہم رہی ہے۔ جدید مسلم فوجوں میں بھی قائد کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف سپاہیوں کی جسمانی اور تکنیکی تربیت کرے بلکہ اخلاقی، فکری اور روحانی تربیت بھی فراہم کرے۔ اس سے ٹیم کے اندر اعتماد، حوصلہ اور قربانی کے جذبے پیدا ہوتے ہیں، جو کسی بھی عسکری یا حفاظتی مشن کی کامیابی کے لیے لازمی ہیں[24]۔

4۔ بُنیان مرصوص کا تصور جدید قیادت میں ٹیم ورک اور اجتماعی ہم آہنگی کے اصولوں پر بھی عمل درآمد کا درس دیتا ہے۔ ہر فرد اپنی صلاحیت، کردار اور ذمہ داری کو جان کر مجموعی مقصد کے لیے کام کرتا ہے۔ قائد کا کردار یہ ہے کہ وہ تمام رفقاء اور ماتحتوں کے درمیان رابطے قائم رکھے اور اختلافات یا تضادات کو بروقت حل کرے تاکہ ہر محاذ پر مکمل ہم آہنگی قائم رہے[25]۔

5۔ جدید عسکری حالات میں غیر متوقع واقعات اور تیزی سے بدلتے حالات میں فوری اور مؤثر فیصلہ سازی ضروری ہے۔ بُنیان مرصوص کے اصول قائد کو یہ سکھاتے ہیں کہ حالات کا جائزہ لے کر بروقت اور مؤثر فیصلہ کرے، اور ٹیم کو اس فیصلے کے مطابق منظم کرے۔ اس طرح نہ صرف دشمن کی کارروائی ناکام ہوتی ہے بلکہ سپاہیوں کا مورال اور اعتماد بھی برقرار رہتا ہے۔

---

21 ۔ جوئل ہیورڈ، The Warrior Prophet: Muhammad and War، وکیپیڈیا۔
https://en.wikipedia.org/wiki/The_Warrior_Prophet%3A_Muhammad_and_War

22 ۔ جوئل ہیورڈ، The Leadership of Muhammad: A Historical Reconstruction، وکیپیڈیا

23 ۔ جمال سند السویدی، The Mirage (Al-Sarab)، وکیپیڈیا

24 ۔ اسماعیل راجی الفاروقی، Al-Tawhid: Its Implications for Thought and Life، وکیپیڈیا

25 ۔ عبدالحکیم افغانسی، The Islamic Emirate and Its System، وکیپیڈیا۔

6۔ جدید مسلم عسکری ادارے، جیسے فوج، انسداد دہشت گردی کے یونٹس اور سرحدی حفاظتی ادارے، بُنیان مرصوص کے اصول کو عملی طور پر نافذ کر سکتے ہیں۔ قائدانہ بصیرت، صف بندی، نظم وضبط، اخلاقی تربیت، ٹیم ورک، اور فوری فیصلہ سازی ان اداروں کے لیے ایک جامع رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ یہ اصول نہ صرف عسکری محاذ پر بلکہ انتظامی، تربیتی اور حفاظتی شعبوں میں بھی کامیابی کے لیے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

نتیجتاً کہا جاسکتا ہے کہ بُنیان مرصوص کے اصول جدید مسلم عسکری قیادت کے لیے ایک عملی اور نظریاتی فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو اتحاد، مضبوطی اور کامیابی کی بنیاد بنتا ہے۔ قائد کی بصیرت، اخلاق، اور سپاہیوں کی ذمہ داری کے اصول آج بھی اسی طرح مؤثر اور قابل عمل ہیں جیسے غزوات نبویہ اور تاریخی فتوحات میں تھے۔

مزید یہ کہ بُنیان مرصوص کے اصول کی عملی اہمیت آج کے دور میں بھی مسلم عسکری اور انتظامی اداروں کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ ایک مضبوط اور مربوط قیادت کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہر افسر اور سپاہی نہ صرف اپنی ذمہ داری کو سمجھے بلکہ اپنی ٹیم اور ادارے کے اجتماعی مقصد کے لیے اپنی تمام توانائی وقف کرے۔ یہ اصول صرف عسکری محاذ تک محدود نہیں بلکہ انتظامی، تربیتی اور سماجی شعبوں میں بھی قابل اطلاق ہے۔

ایک مؤثر قائد کی ذمہ داری صرف حکم دینا یا منصوبہ بندی کرنا نہیں ہے، بلکہ اسے اپنی ٹیم کے ہر فرد کی صلاحیت، کردار، اور کمزوری کے بارے میں مکمل آگاہی ہونی چاہیے۔ اس طرح ہر فرد اپنی بہترین کارکردگی دکھا سکتا ہے اور اجتماعی مقصد کے لیے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ بُنیان مرصوص کا یہ اصول آج کے جدید عسکری اداروں میں کارکردگی کی توسیع اور ٹیم ورک کی مضبوطی کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ، اخلاقی اور روحانی تربیت کی اہمیت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ ایک قائد جب اپنے ماتحتوں میں حوصلہ، قربانی، شجاعت اور ایمانداری کے جذبے پیدا کرتا ہے تو وہ نہ صرف ٹیم کے مورال کو مضبوط بناتا ہے بلکہ ہر فرد کے دل و دماغ میں ایک مشترکہ مقصد کے لیے عزم بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخی غزوات میں ہر سپاہی نے اپنی ذاتی خواہشات کو بالاتر رکھتے ہوئے اجتماعی مقصد کے لیے اپنی جان کی قربانی دی۔ موجودہ دور میں بھی یہ اصول عسکری اور انتظامی شعبوں میں کام کرنے والے افراد کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

بُنیان مرصوص کے اصول ہمیں یہ بھی سکھاتے ہیں کہ فیصلہ سازی میں لچک اور فوری ردعمل کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ غیر متوقع حالات میں ایک مؤثر قائد فوری اور درست فیصلے لیتا ہے اور اپنی ٹیم کو اس فیصلے کے مطابق منظم کرتا ہے۔ اس سے نہ صرف دشمن کی حکمت عملی ناکام ہوتی ہے بلکہ ٹیم کے اندر اعتماد اور ہم آہنگی بھی قائم رہتی ہے۔ یہی اصول آج کے عصری مسلم عسکری اداروں میں تربیت، مشق اور روزمرہ کی ذمہ داریوں میں بھی نافذ ہونا چاہیے۔

اجتماعی ہم آہنگی اور ٹیم ورک کا پہلو بھی بُنیان مرصوص کا ایک لازمی جزو ہے۔ ایک مضبوط ٹیم وہ ہے جس میں ہر فرد اپنے کردار اور ذمہ داری سے مکمل آگاہ ہو، اور ہر سطح پر ہم آہنگی قائم ہو۔ قائد کا کام صرف حکم دینا نہیں بلکہ اختلافات کو دور کرنا، رابطے قائم رکھنا اور ہر رکن کو اس کے کردار کے مطابق مؤثر طور پر کام کرنے میں مدد دینا بھی ہے۔ یہ نقطہ نظر نہ صرف فوجی محاذ بلکہ انتظامی اور تعلیمی اداروں میں بھی کامیابی کے لیے لازمی ہے۔

مزید برآں، بُنیان مرصوص کے اصول تعلیمی اور تربیتی نصاب میں بھی شامل کیے جاسکتے ہیں تاکہ نوجوان افسران اور سپاہی ابتدائی مرحلے سے ہی قیادت، اخلاق، اور ہم آہنگی کے اصول سیکھ سکیں۔ اس طرح نہ صرف موجودہ ادارے مضبوط ہوں گے بلکہ آنے والی نسلیں بھی مؤثر قیادت کے لیے تیار ہوں گی۔ یہ اصول ایک مربوط نظام کی بنیاد فراہم کرتے ہیں، جہاں ہر فرد اپنی ذمہ داری جانتا ہے اور اجتماعی مقصد کے لیے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

آخر میں کہا جاسکتا ہے کہ بُنیان مرصوص کے اصول نہ صرف ایک تاریخی نظریہ ہیں بلکہ آج کے دور میں بھی ایک مؤثر، عملی اور ہمہ جہتی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ یہ اصول قائدانہ بصیرت، نظم و ضبط، اخلاقی اور روحانی تربیت، فوری فیصلہ سازی، اور ٹیم ورک کے ذریعے اتحاد اور مضبوطی کو یقینی بناتے ہیں۔ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو نہ صرف عسکری ادارے بلکہ انتظامی، تعلیمی اور سماجی تنظیمیں بھی اپنی کارکردگی میں نمایاں بہتری لاسکتی ہیں اور ہر محاذ پر کامیاب ہوسکتی ہیں۔

نتائج اور عملی سفارشات

اس تحقیق کے تجزیاتی مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بُنیان مرصوص کا تصور اور اسلامی عسکری قیادت کے اصول آج بھی عصری مسلم معاشروں اور عسکری اداروں کے لیے نہایت اہم ہیں۔ تاریخی غزوات اور فتوحات سے حاصل شدہ تجربات ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ مؤثر قیادت صرف حکمت عملی یا فوجی مہارت تک محدود نہیں بلکہ یہ اخلاق، نظم وضبط، اجتماعی ہم آہنگی اور روحانی تربیت پر مبنی ہوتی ہے۔

نتائج

1۔ قیادت کی جامعیت: تاریخی اور عصری تجزیہ واضح کرتا ہے کہ ایک مؤثر اسلامی قائد میں فکری، اخلاقی، عملی اور روحانی جہتیں یکجا ہوتی ہیں، جو قیادت کے ہر پہلو کو مضبوط بناتی ہیں۔

2۔ نظم وضبط اور صف بندی: بُنیان مرصوص کی عملی شکل ہمیں بتاتی ہے کہ صف بندی، تنظیم اور ذمہ داری کی واضح تقسیم کامیاب فوجی اور ادارہ جاتی نظام کی بنیاد ہیں۔

3۔ اخلاقی اور روحانی تربیت: سپاہیوں اور افسران میں اخلاقی اور روحانی تربیت پیدا کرنے سے اعتماد، حوصلہ اور قربانی کے جذبے مستحکم ہوتے ہیں، جو ہر عسکری اور انتظامی مشن میں کامیابی کی ضمانت ہیں۔

4۔ اجتماعی ہم آہنگی: ہر فرد کی ذمہ داری اور کردار کے بارے میں مکمل آگاہی اجتماعی ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے اور ٹیم ورک کی طاقت بڑھاتی ہے۔

5۔ فوری فیصلہ سازی اور لچک: قائد کی فوری اور لچکدار فیصلہ سازی حالات کے مطابق فوج یا ادارہ کو مؤثر اور مستحکم رکھتی ہے، جس سے دشمن کی حکمت عملی ناکام ہو جاتی ہے۔

عملی سفارشات

1۔ جدید عسکری تربیت میں بُنیان مرصوص کے اصول شامل کریں: جدید مسلم فوجی اداروں میں تاریخی تجربات کو تربیتی نصاب میں شامل کرنا چاہیے، تاکہ سپاہی اور افسران قیادت، صف بندی اور ٹیم ورک کے اہم اصول سیکھ سکیں۔

2۔ اخلاقی اور روحانی تربیت کو مرکزی حیثیت دیں: قائدین کو چاہیے کہ وہ اپنے ماتحتوں میں اخلاقی اور روحانی تربیت پیدا کریں تاکہ ٹیم کے اندر حوصلہ اور اعتماد مضبوط رہے۔

3۔ انتظامی ڈھانچوں میں واضح ذمہ داری کی تقسیم: ہر افسر اور سپاہی کی ذمہ داری واضح ہونی چاہیے تاکہ ہر سطح پر کارکردگی اور ہم آہنگی برقرار رہے۔

4۔ موجودہ حالات کے مطابق فیصلہ سازی کی تربیت: قائدین کو فوری اور مؤثر فیصلہ سازی کی مشق کرائی جائے، تاکہ ہر غیر متوقع صورتحال میں مستحکم ردعمل ممکن ہو۔

5۔ تاریخی تجربات کی تحقیق اور دستاویزی تجزیہ: جدید عسکری اداروں کو تاریخی فتوحات اور غزوات کی تحقیق کر کے اپنے منصوبہ بندی، قیادت اور تربیت کے نظام کو مستحکم کرنا چاہیے۔

نتائج سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ بُنیان مرصوص کا تصور نہ صرف تاریخی اعتبار سے کامیاب تھا بلکہ عصری مسلم معاشروں میں بھی اس کے اصول انتظامی، تربیتی اور عسکری محاذ پر قابل اطلاق ہیں۔ قائد کی بصیرت، سپاہیوں کی ذمہ داری، اخلاقی تربیت، اور اجتماعی ہم آہنگی مل کر ایک مضبوط اور کامیاب نظام قائم کرتے ہیں۔ اس ماڈل کی مدد سے نہ صرف عسکری ادارے بلکہ تعلیمی، سماجی اور انتظامی تنظیمیں بھی اپنے کام میں نظم، اتحاد اور مؤثر قیادت قائم کر سکتی ہیں۔

مزید یہ کہ عملی سفارشات اور نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ بُنیان مرصوص کا اصول ہمہ جہتی اور دیرپا ہے۔ یہ نہ صرف فوجی محاذ بلکہ تنظیمی اور سماجی میدان میں بھی کامیابی کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قائد کی بصیرت، ٹیم ورک، اخلاقی تربیت اور فوری فیصلہ سازی کے اصول آج بھی ایک مضبوط اور مربوط ادارہ قائم کرنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی قیادت اور بُنیان مرصوص کے اصول جدید مسلم عسکری اداروں کے لیے ایک جامع، عملی اور نظریاتی فریم ورک فراہم کرتے ہیں، جو اتحاد، مضبوطی اور کامیابی کے لیے لازمی ہے۔

حوالہ جات:

1. قرآن کریم، سورۃ الصف، آیت ۴۔
2. صحیح البخاری، کتاب الجهاد، حدیث نمبر ۲۷۸۴۔
3. ابن ہشام، *السیرۃ النبویۃ*، مرتب مصطفی السقا وغیرہ (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۰۹)، ج ۲، ص ۲۸۹–۲۹۵۔
4. الطبری، *جامع البیان عن تأویل آیات القرآن* (بیروت: مؤسسة الرسالة، ۲۰۰۰)، ج ۲۳، ص ۵۳۶–۵۳۸۔
5. ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۰)، ج ۷، ص ۲۹–۳۲۔
6. الماوردی، *الأحکام السلطانیۃ* (قاہرہ: دار الحدیث، ۲۰۱۱)، ص ۵۶–۷۳۔
7. سید شکیل احمد انور، "بنیان مرصوص: مفہوم اور پیش قدمی،" ماہنامہ زندگی نو، نومبر ۲۰۲۵، نئی دہلی
8. اردو محفل "پاک فوج کا آپریشن بُنیان مرصوص" بلاگ پوسٹ، ۱۰ مئی ۲۰۲۵۔
9. ڈان نیوز اردو، "آپریشن 'بنیان مرصوص' کا مطلب کیا ہے؟"، ۱۵ مارچ ۲۰۲۵۔
10. روزنامہ جسارت، "آرمی چیف کی نماز فجر اور بُنیان مرصوص" (کراچی: ۲۰۲۵)، ص ۵۔
11. جوئل ہیورڈ، The Warrior Prophet: Muhammad and War، وکیپیڈیا۔
12. جوئل ہیورڈ، The Leadership of Muhammad: A Historical Reconstruction، وکیپیڈیا۔
13. جمال سند السویدی، The Mirage (Al-Sarab)، وکیپیڈیا۔
14. اسماعیل راجی الفاروقی، Al-Tawhid: Its Implications for Thought and Life، وکیپیڈیا۔
15. عبدالحکیم افغانی، The Islamic Emirate and Its System، وکیپیڈیا۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

Web links:

https://en.wikipedia.org/wiki/The_Leadership_of_Muhammad
https://en.wikipedia.org/wiki/The_Mirage_%28Al-Suwaidi_book%29
https://en.wikipedia.org/wiki/Al-Tawhid%3A_Its_Implications_for_Thought_and_Life
https://en.wikipedia.org/wiki/The_Islamic_Emirate_and_its_System